زکوٰۃ —— نظریہ اور عمل

محمد عتیق اللہ - جدہ

(۳)

مولیشی کی زکوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر میں زکوٰۃ کی ابتدا چرندے جانور (اونٹ گائے اور بکرے) کی زکوٰۃ سے ملتی ہے۔ یہاں ٹیبل نمبر ۱ میں اونٹ کی زکوٰۃ کی تشریح کی گئی ہے۔ اس ٹیبل میں اونٹ کی تعداد (نر یا مادہ)، عفو کی حد (جنس نر ہو یا مادہ) زکوٰۃ اور زکوٰۃ میں لیے جانے والے جانور کی عمر درج کی گئی ہے۔ علامت الف تا ب کا مفہوم ہے کہ الف اور ب کا درمیانی نمبر جس میں الف بھی ہو سکتا ہے مگر ب نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ۲۰ — ۲۵ کا مفہوم ہم یہ لیں گے کہ ۲۰ سے لے کر ۲۵ تک جس میں ۲۵ داخل نہیں ہے۔

ٹیبل نمبر ۱ اونٹ کی زکوٰۃ

عنوان	تعداد اونٹ (نر یا مادہ)	زکوٰۃ	عمر	ریمارک
عفو	۰ — ۵	صفر		
سلیب اول	۵ — ۲۵	بکرا ایک (نر یا مادہ)	۱ سے ۲ سال	ہر پانچ اونٹ کی زکوٰۃ ایک بکرا
سلیب دوم	۲۵ — ۳۵	اونٹ ۱ (مادہ)	۱ سے ۲ سال	
	۳۵ — ۴۵	اونٹ ۱ (مادہ)	۲ سے ۳ سال	
	۴۵ — ۶۰	اونٹ ۱ (مادہ)	۳ سے ۴ سال	
	۶۰ — ۷۵	اونٹ ۱ (مادہ)	۴ سے ۵ سال	

سلیب سوئم	۷۵ — ۹۰	اونٹ ۲ (مادہ)	۲ سے ۳ سال
	۹۰ — ۱۲۰	اُونٹ ۲ (مادہ)	۳ سے ۴ سال

ٹیبل سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ۵ سے کم اُونٹ پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ سلیب اوّل میں ہر پانچ اونٹ کی زکوٰۃ ایک بکرا ہے، جس کی عمر ا سے ۲ سال ہو۔ اسی طرح ۲۴ اُونٹ کی زکوٰۃ ۴ بکرے ہے۔ سلیب دوئم میں ہر گروپ کی زکوٰۃ ایک اُونٹنی مخصوص عمر کی ہے۔ اسی طرح سلیب سوئم میں ہر گروپ کی زکوٰۃ دو اونٹنی مخصوص عمر کی ہے۔ اگر اُونٹ کی تعداد ۱۲۰ سے تجاوز کرتی ہے تو سلیب کی مدد سے زکوٰۃ کا حساب نکالا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ۱۳۰ اُونٹ کی زکوٰۃ نکالنے کے لیے ہم ۱۳۰ کی تعداد کو سلیب کی مناسبت سے اس طرح لکھ سکتے ہیں کہ ۱۲۰ + ۵ × ۲ اور اسی کے مطابق سلیب دوم سے زکوٰۃ نکال سکتے ہیں، ۲ مادہ اُونٹ ۳ سے ۴ سال کی عمر اور سلیب اوّل سے ۲ بکرا ا سے ۲ سال کی عمر۔ اگر تعداد ۱۵۰ سے بڑھتی ہے تو ۵۰ کے عدد ضربی پر ہم لکھ سکتے ہیں ۵۰ × ۳ + ۵ × ۲ جس سے زکوٰۃ نکلتی ہے ۳ اُونٹ (مادہ) عمر ۳ سے ۴ سال اور ۲ بکرا عمر ا سے ۲ سال۔ اسی طرح ۱۹۶ اُونٹ کی زکوٰۃ معلوم کرنے کے لیے ہم لکھ سکتے ہیں۔ ۵۰ × ۳ + ۴۶ اور سلیب دوئم سے حساب لگا سکتے ہیں۔ چار اُونٹ (مادہ) اور ہر ایک کی عمر ۳ سے ۴ سال۔ طریقہ آسان ہے۔ ہر ۵۰ کے عدد ضربی پر ایک اُونٹ (مادہ) عمر ۳ سے ۴ سال اور ہر ۵ کے عدد ضربی پر ایک بکرا (نر یا مادہ) عمر ا سے ۲ سال۔

جب ہم زکوٰۃ کے ٹیبل پر غور کرتے ہیں تو کچھ باتیں سوال بن کر سامنے آتی ہیں۔ پہلی بات یہ سامنے آتی ہے کہ کسی کے پاس اُونٹ کی تعداد میں، نر، مادہ یا دونوں جنس ہو سکتی ہے، مگر زکوٰۃ میں مخصوص جنس (صرف مادہ اُونٹ) قبول کیا جاتا ہے اور اس کی بھی عمر کم رکھی گئی ہے۔ اس میں مصلحت کیا ہے؟

دوسری بات یہ سامنے آتی ہے کہ ٹیبل میں زکوٰۃ کی درجہ بندی سلیب کی صورت میں کی گئی ہے۔ سلیب کا تصوّر دَورِ جدید کی پیداوار ہے جو انکم ٹیکس اور معاشیات میں

کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے ٹیبل کا ایک خاکہ اُس رسولِ برحق نے عطا فرمایا جس کو قرآن کے رُو سے اُمّی کہتے ہیں۔ ٹیبل میں پنہاں ایک ایسا فارمولا ہے جس سے اُونٹ کی بڑی تعداد کی زکوٰۃ کا حساب آسانی سے لگایا جا سکتا ہے، اس فارمولا کا مقصد کیا ہے؟

آگے کی گفتگو میں ہم یہ باتیں مزید سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اس سے پہلے ٹیبل ۲ اور ٹیبل ۳ کا مطالعہ ضروری ہے۔ ٹیبل ۲ کا تعلق گائے و بیل اور ٹیبل ۳ کا تعلق بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ سے ہے۔

ٹیبل ۲: گائے و بیل کی زکوٰۃ

تعداد جانور	زکوٰۃ	عمر	ریمارک
۰۔۔۳۰	معاف		
۳۰ کی ضربی[1]	بچھڑا ایک (نر یا مادہ)	۱ سے ۲ سال	ہر ۳۰ گلہ پر ایک بچھڑا
۴۰ کی ضربی	بچھڑا ایک (نر یا مادہ)	۲ سے ۳ سال	ہر ۴۰ کے گلہ پر ایک بچھڑا

۳۰ سے کم تعداد پر زکوٰۃ معاف ہے۔ جب تعداد ۳۰ کی گلہ بنتی ہو تو ہر گلہ کی زکوٰۃ ایک بچھڑا ہے جس کی عمر ۱ سے ۲ سال ہو۔ اگر تعداد ۴۰ کے گلہ پر بنتی ہو تو ہر گلہ کی زکوٰۃ ایک بچھڑا ہے جو ۲ سے ۳ سال کا ہو۔ مثال کے طور پر ۷۰ گائے کی زکوٰۃ ۲ بچھڑا ہے، ایک کی عمر ۱ سے ۲ اور دوسرے کی عمر ۲ سے ۳ سال ہوتی ہے، کیونکہ ۷۰ کو ہم تیس[30] اور چالیس[40] کے مجموعہ کے برابر لکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح ۱۲۰ گائے کی زکوٰۃ ۴ بچھڑا (ہر ایک کی عمر ۱ سے ۲ سال) یا ۳ بچھڑا (ہر ایک کی عمر ۲ سے ۳ سال) ہے۔

---

[1] "ضربی" کی اصطلاح کا مفہوم واضح نہیں۔

ٹیبل ۳ : بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ

تعداد جانور	زکوٰۃ	عمر	ریمارک
۰ — ۴۰	معاف		
۴۰ — ۱۲۰	۱ (نر یا مادہ)	۱ سے ۲ سال	
۱۲۰ — ۲۰۰	۲ (نر یا مادہ)	۱ سے ۲ سال	
۲۰۰ — ۴۰۰	۳ (نر یا مادہ)	۱ سے ۲ سال	
۴۰۰ — ۵۰۰	۴ (نر یا مادہ)	۱ سے ۲ سال	

۵۰۰ اور زیادہ .... ہر ۱۰۰ کے ریوڑ پر ایک جانور ۱ سے ۲ سال کی عمر کا۔

بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ نکالنا آسان ہے۔ معافی کی حد ۴۰ ہے۔ اس سے کم پر زکوٰۃ معاف ہے۔ پانچ سو سے زیادہ کی تعداد کو سو سو کے ریوڑوں میں محسوب کر کے زکوٰۃ کا حساب لگایا جاسکتا ہے۔ مثلاً ۵۹۰ جانوروں کی تعداد ہم لکھ سکتے ہیں۔ ۱۰۰ × ۵ + ۹۰ [1]۔ پانچ سو کی زکوٰۃ ۵ جانور ہے (عمر ۱ سے ۲ سال) اور باقی ۹۰ پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس کو ٹیکس ریلیف یا "عفو" کہتے ہیں۔

اونٹ، گائے اور بکرے کی زکوٰۃ کے بعد سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا مطالعہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مختلف مسلم ممالک میں مقامی وزن یا قیمت میں زکوٰۃ کا حساب لگایا جاتا ہے ہم چاہیں گے کہ زکوٰۃ معلوم کرنے کا ایک ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے سارے مسلم ممالک میں وحدت قائم ہو سکے۔

سونے اور چاندی کی زکوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق سونے اور چاندی پر سالانہ زکوٰۃ ہے، خواہ وہ کسی شکل میں ہو۔ زیور ہو یا سکے کی صورت میں ہو۔ زکوٰۃ وزن

---

[1] زیادہ مناسب صورت یوں ہوتی (۵۹۰ — ۹۰) × $\frac{1}{100}$

یا قیمت میں ادا کی جا سکتی ہے ۔عفو کی حد سونے پر ۲۰ مثقال اور چاندی پر ۲۰۰ درہم ہے۔ خلیفہ اول، حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ تک مثقال اور درہم کے تبادلہ کی مختلف شرحیں استعمال ہوتی تھیں ۔ (۵، ۶ اور ۱۰ مثقال ۱۰ درہم کے برابر تھے)۔ خلیفہ دوم حضرت عمرؓ بن خطاب نے مثقال اور درہم کے تبادلہ کی مختلف شرح کو ایک معیاری شرح میں تبدیل کر دیا ۔ آپ نے ۵، ۶ اور ۱۰ مثقال کے اوسط ، ۷ مثقال کو ۱۰ درہم کے مساوی قرار دیا۔ ایک 'صاع' غلہ تقریباً ۲۰ ، مثقال کے برابر برقرار رہنے دیا ۔ لفظ مثقال اور صاع کا ذکر قرآن میں آیا ہے ۔ فقہ کی کتب میں یہ الفاظ کثرت سے ملتے ہیں ۔ ان کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے بڑی آسانی ہوگی ۔ اگر ہم ان کی ماہیت ایک بین الاقوامی اکائی میں بیان کر سکیں ۔ اس کی عملی افادیت ظاہر ہے ۔

مثقال اور درہم قیراط میں تبدیل کیے جا سکتے ہیں ۔ ایک مثقال ۲۰ قیراط کے برابر ہے اور ایک درہم میں ۱۴ قیراط ہوتے ہیں ۔ اس طرح ۷ مثقال اور ۱۰ درہم مساوی ہیں ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلم ممالک میں قیراط کا تصور کیا ہے ؟ ہندو پاک کے علما کے نزدیک ایک قیراط پانچ جو (شعیرہ) کے برابر متعارف ہے ۔ زکوٰۃ کے وزن میں رتی ، ماشہ اور تولہ کا اعتبار ہے ۔ ان اوزان اور مقدار پر ڈاکٹر صغیر حسین معصومی (۱۹۷۹ء میں) اچھی روشنی ڈالی ہے ۔ اس وقت تقریباً ہر مسلم ملک میں ملی گرام ، گرام اور کلو گرام رائج ہے ۔ ہم ان اوزان میں قیراط اور عفو کی حد سمجھنے کی کوشش کریں گے ۔

ایک انگریزی لغت ، نیو ویبسٹر کالج ایڈیشن (۱۹۸۲ء) میں لفظ "کیرٹ" (CARAT) کی تشریح کی گئی ہے کہ اس لفظ کا ماخذ عربی کا لفظ "قیراط" ہے جو دو سو ملی گرام کا ایک معیاری پیمانہ ہے ۔ یہ قیمتی پتھر تولنے کے لیے ہے ۔ لغت میں یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ "کیرٹ" ایک درخت کے پھل کا بیج ہے جس کو عربی میں 'خرد ب' کہتے ہیں ۔ بہرکیف قیراط کے حوالہ سے ملی گرام یا گرام کے وزن میں ہم مثقال ، درہم اور صاع کو اس طرح لکھ سکتے ہیں کہ :-

(باقی پر صفحہ ۵۵)

[illegible]

(بقیہ زکوٰۃ — نظریہ اور عمل)

۱ مثقال = ۲۰ قیراط = ۴۰۰۰ ملی گرام = ۴ گرام

۱ درہم = ۱۴ قیراط = ۲۸۰۰ ملی گرام = ۲٫۸ (2.8) گرام

۱ صاع گیہوں = ۷۲۰ مثقال = ۱۴۴۰۰ قیراط = ۲۸۸۰۰۰۰ ملی گرام

= ۲۸۸۰ گرام = ۲٫۸۸ (2.88) کلو گرام

اس حساب سے عفو کی حد یہ قرار پاتی ہے:-

سونے کی حد = ۲۰ مثقال = ۸۰ گرام

چاندی کی حد = ۲۰۰ درہم = ۵۶۰ گرام (تقریباً نصف کلو گرام عفو کی حد لی جا سکتی ہے)۔ سونے اور چاندی کے لیے زکوٰۃ کی سالانہ شرح ۲½ فی صد (ط = ۰٫۰۲۵)۔ سال سے مراد قمری سال ہے۔ علما کے نزدیک مال تجارت کا حساب سال پورا ہونے پر سونے اور چاندی کی مروجہ قیمت لگانا مناسب ہے۔ جس نقدی سے عفو کی حد پوری ہو جائے گی اور قیمت زیادہ ہوتی ہو اسی سے حساب کرنا چاہیے۔

(جاری ہے)